More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

۱۔ جوابِ شکوہ

ولادت: ۱۸۷۷ء

وفات: ۱۹۳۸ء

علامہ اقبال

www.Perfect24u.com

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آبا	آباواجداد	پیرِ گردوں	زُحل سیارہ جسے پیر فلک بھی کہا جاتا ہے۔
آئین	قانون، طریقہ	تاتار	تاتاری، امنگول قوم جو بعد میں مسلمان ہوگئی
اَسرار	سِر (راز) کی جمع	تارک	ترک کرنے والا
الحاد	مذہب سے بیزاری، لادینی	خُم	صراحی
فاطرِ ہستی	ہستی (دُنیا) کا پیدا کرنے والا، اللہ تعالیٰ	دہر	دُنیا
فردا	آنے والا کل	رخت	سامان
فقر	درویشی اور قناعت	رضواں	جنت کا داروغہ

قدسی الاصل	اصل کے لحاظ سے مقدس اور پاک	سُکانِ زمیں	زمین پر رہنے والے، سکونت رکھنے والے
قصور	قصر (محل) کی جمع	گِل	مٹی
کم	کمیت (quantity)	لوح و قلم	تختی اور قلم، مراد تقدیر
کئی	(کے) ایرانی بادشاہان کا لقب	مخفی	خُفیہ، چھپا ہوا
کیف	وہ شے جو تقسیم کو قبول نہ کرے جیسے سیاسی سفیدی	مسجود	جس کو سجدہ کیا جائے۔
گردوں	آسمان	ملائک	ملک (فرشتہ) کی جمع
تگ و تاز	بھاگ دوڑ	وضع	خلیہ، طریقہ
جذبِ باہم	باہمی جذبہ یا محبت	ہنود	ہندو کی جمع

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

جور	ظلم و ستم	سلف	(جمع : اسلاف) آباو اجداد
حجازی	حجاز (عرب) سے متعلق یعنی مسلمان	شعار	طریقہ
حکایت	کہانی، واقعہ	شعور	سمجھ، عقل
حمیت	غیرت	حیدری	حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے متعلق

جواب شکوہ

1911 میں علامہ اقبال نے اپنی شہرہ آفاق نظم شکوہ لکھی جس میں مسلمانوں کی شان وشوکت کے بعد ان کے زوال کا ذکر کیا ہے۔ اس نظم میں اقبال نے مسلمانوں کے زوال پع ان کی زبانی اللہ تعالی سے شکوہ کیا ہے۔ جواب شکوہ انھوں نے 1913 میں لکھی، جس میں شکوہ کا جواب دیا گیا ہے اور مسلمانوں کے زوال کے اصل اسباب کو قران

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

وسنت کی روشنی میں ترتیب واریان کیا گیا ہے۔یہی اس نظم کی خوبی ہے۔ لہذا یہ نظم پڑھانے شکوہ کے چند بند جماعت میں پڑھ کر سنا ہمیں جا یں تاکہ طلبہ کو جواب شکوہ سمجھنے میں آسانی رہے۔

اشعار کی تشریح

شعر نمبر۔1

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے　　قدسی الاصل ہے، رفعت پہ نظر رکھتی ہے

پر نہیں، طاقت پرواز مگر رکھتی ہے　　خاک سے اٹھتی ہے، گردوں پہ گزر رکھتی ہے

عشق تھا فتنہ گرو سرکش چالاک مرا

آسمان چیر گیا نالہ بیباک مرا

تشریح

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

علامہ اقبال نظم جواب شکوہ کے اس پہلے بند میں ابتدا اس بات سے کرتے ہیں کہ ہمیشہ اس بات کا اثر ہوتا ہے جو انسان پورے خلوص سے کرتا ہے جو دل کی گہرائیوں سے نکلتی ہے۔

علامہ اقبال جواب شکوہ کے اس نو بند میں فرماتے ہیں کہ جو بات دل سے نکلتی ہے۔ اس میں درد اور سوز ہوتا ہے لوگوں پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ اگرچہ باتوں کے پر نہیں ہوتے لیکن پر تاثیر باتوں میں رفتار کی طاقت موجود ہوتی ہے۔ وہ اڑ کر دنیا کے گوشے گوشے میں جاتی ہیں میں اللہ کا سچا عاشق ہوں اس لیے میرے عشق میں سرکشی اور فتنہ وفساد برپا کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ میں نے اللہ تعالی کو مخاطب کرتے ہوئے جو فریاد کی۔ وہ آسمان کو چیر کر آگے نکل گی۔

شعر نمبر۔2

پیر گردوں نے کہا سن کے، کہیں ہے کوئی　　　چاند کہتا تھا، نہیں، اہل زمیں ہے کوئی

بولے سیارے سر عرش بریں ہے کوہی　　　کہکشاں کہتی تھی پوشتدہ یہیں ہے کوئی

کچھ جو سمجھا مرے شکوے کو تو رضواں سمجھا

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

مجھے جنت سے نکالا ہوا انساں سمجھا

تشریح

شاعر کہتا ہے کہ جب اس کی فریاد کی رسائی عرس پر اللہ کے دربار تک ھوئی تو اس وقت مختلف قسم کی چہ مگویاں ہوئیں میری فریاد سن کر بوڑھے آسمان نے کہا کہ یہاں کوئی موجود ہے۔ سیاروں نے خیال ظاہر کیا کہ کوئی عرش کے آس پاس موجود ہے اور فریاد کر رہا ہے۔ آسمان پر شمالا جنوبا سفیدپٹی نے محسوس کیا یہاں کوئی چھپ کر بیٹھا ہے مجھے جنت کے داروغہ رضوان نے پہچان لیا کیونکہ میں اس کے ساتھ زندگی گزار چکا تھا اس نے آسمان والوں کو مطلع کیا کہ یہ تو وہ انسان ہے جو جنت سے نکالا گیا تھا

ہر کوئی یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ یہ آوار آہ وفغاں کیسی ہے مجھے اگر کسی نے پہچانا ہے تو وہ جنت کا داروغہ رضوان تھا جسو کو ملوم تھا کہ یہ جنت کا وہی پرانا باسی ہے اس کی پاداش میں جنت سے نکالا تھا۔

شعر نمبر۔3

تھی فرشتوں کو بھی حیرت کہ یہ آواز ہے کیا　　　تا سر عرش بھی انساں کی تگ وتاز کیا

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

عرش والوں پہ بھی کھلتا نہیں یہ راز ہے کیا آگئی خاک کی چٹکی کو بھی واز ہے کیا

غافل آداب سے سکان زمیں کیسے ہیں

شوخ وگستاخ یہ پستی کے مکیں کیس سہ ہیں

تشریح

شاعر نظم کے اس بند میں کہتا ہے اس کا نالہ عرش بریں تک پہنچا تو فرشتوں کو بھی حیرت ہوئی کہ آواز کہاں سے آہی۔ فرشتے بھی حیران تھے کہ یہ فریادی کون ہے اگر یہ زمین پر بسنے والا انسان ہے کیسے عرش تک پہنچ سکتا ہے وہ تو مٹی کا بنا ہوا پتلا ھے اس کے پر

بھی نہیں پھر وہ کیسے پرواز کر کے اور آسمان کو چیر کر عرش کے قریب پہنچ گیا۔ اور اس پر سکوں ماحول میں شور غل برپا کر دیا۔ ایسا لگتا ہے کہ زمین پر بسنے والا انسان بڑا بے ادب ہے۔ اور اس بستی کے باشندے شریر، گستاخ اور ادب کے اصولوں سے ناواقف ہیں۔ ان کا یہ کہنا تھا کہ ان زمین کے باسیو ں کو آسمان کے معلوم نہیں ہیں۔ اور یہ نیچے رہنے والے بہت ہی گستاخ واقع ہیں۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

شعر نمبر۔4

اس قدر شوخ کہ اللہ سے بھی برہم ہے　　　تھا جو مسجود ملائک یہ وہی آدم ہے؟

عالم کیف ہے، دانائے رموز کم ہے　　　ہاں، مگر عجز کے اسرار سے نامحرم ہے

ناز ہے طاقت گفتار پہ انسانوں کو

بات کرنے کا سلیقہ نہیں نادانوں کو

تشریح:

نظم کے اس بند میں شاعر نظم کا رتسلسل برقرار رکھتے ہوئے کہتا ہے کہ انسان اگرچہ خاک کا بنا ہوا ہے اور زمین پر سکونت اختیار کی ہے لیکن اللہ تعالی نے اسے وہ مقام دیا ہے کہ وہ اس قدر نڑر اور بے باک ہے کہ اللہ تعالی سے ناراض ہے۔عرش والوں نے میرے نالوں پر مزید اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ یہ انسان اتنا گستاخ اور بے ادب ہے کہ اللہ سے بھی ناراضگی کا اظہار کرتا ہے۔کیا یہ وہی آدم ہے جس کو فرشتوں نے سجدہ کیا تھا۔یہ تو نشے اور مستی کی حالت میں معلوم ہوتا ہے۔کیونکہ یہ عقل و ہوش سے بے بہرہ ہے۔اس میں عاجزی اور خاکساری کا مادہ بھی موجود نہیں۔خدا کے روبرو کیسی عاجزی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ انسان سے بے خبر ہے۔یہ انسان سرف

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

گفتار کا غازی ہے اور اپنی خطابت پر غرور رکھتا ہے۔ لیکن اس بے وقوف کو بات کرنے کا طریقہ نہیں آتا کہ روبرو کیسے بات کی جاتی ہے۔

شعر نمبر۔ 5

آئی آواز غم انگیز افسانہ ترا　　اشک بیتاب سے لبریز ہے پیمانہ ترا

آسماں گیر ہوا نعرہ مستانہ ترا　　کس قدر شوخ ہے دل دیوانہ ترا

شکر شکوے کو حسن ادا تو نے

ہم سخن کر دیا بندوں کو خدا سے تو نے

تشریح:

نظم کے اس بند مین شاعر کہتا ہے کہ جب اس نے اللہ سے اپنا شکوہ بیان کیا تو جو غفور و رحیم ہے سننے والا اور مہربان ہے تو اس کی آئی کہ اے انسان ! تیرا غم اور دکھوں سے بھری کہانی بہت ہی بے چین کرنے والی ہے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اقبال فرماتے ہیں کہ میرے بارے میں ابھی عرش والوں کی گفتگو جاری تھی کہ ایک پرہیبت آواز نے سب کو خاموش کر دیا۔ اور مجھے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ اے انسان ! تمہاری کہانی بہت المناک ہے۔ اور تمہاری آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی ہیں۔ تم نے جو مستانہ نعرہ لگایا ہے وہ آسمانوں کو چیر کر عرش تک پہنچا لیکن تیرے دیوانے دل نے تیرے لہجے میں گستاخی اور بے ادبی پید اکی ہے۔ اس لیے عرش والے حیران ہو رہے ہیں۔ اے انسان ! تم نے اپنی شکایت احسن طریقے سے مجھے پہنچا دی ہے اور تم نے خدا اور بندے کو ہمکلام کرنے کا کارنامہ انجام دیا ہے۔

شعر نمبر-6

ہم تو مائل بہ کرم ہیں، کوئی سائل ہی نہیں
تربیت عام تو ہے، جوہر قابل ہی نہیں

راہ دکھلائیں کسے؟ رہرو منزل ہی نہیں
جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گل ہی نہیں

کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

www.Perfect24u.com

تشریح:

اس بند میں شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو یہ احساس دلاتا ہے کہ میں تو رب العالمین ہوں اور ہر وقت تیری طرف متوجہ ہوں مگر اے انسان! تجھے مجھ سے مانگنے کی توفیق نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے علامہ اقبال کے نالوں کا جواب دیتے ہوئے مزید ارشاد فرمایا میں کریم ہوں اور ہر وقت رحم اور فضل کرتا ہوں۔ لیکن کوئی مجھ سے، رحم اور فضل طلب نہیں کرتا۔ میں کس کی رہنمائی کروں جبکہ منزل کی طرف کوئی سفر کرنے والی نہیں۔ عام لوگوں کی تربیت کی گئی ہے۔ سب کو پتہ ہے کہ ہماری ذمہ داری کیا ہے۔ لیکن کوئی باصلاحیت فرد ہی موجود نہیں۔ یہ وہ مٹی نہیں جس سے آدم میں آدمیت پیدا ہو جائے۔ ہم قابل اور باصلاحیت فرد کو ایران کے بادشاہوں جتنی عزت اور مرتبہ عطا کرتے ہیں اور جو لوگ نئی دنیائیں تلاش کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہم اُن کو نئی دنیا بھی عطا کرتے ہیں۔

شعر نمبر۔ 7

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

ہاتھ بے زور ہیں، الحاد سے دل خوگر ہیں　　　بت شکن اٹھ گئے، باقی جو رہے بت گر ہیں

اُمتی باعث رسوائی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں　　　تھا براہیم علیہ اسلام پدر اور پسر آزر ہیں

بادہ آشام نئے، بادہ نیا، تم بھی نئے

حرم کعبہ نیا، بت بھی نئے، تم بھی نئے

تشریح:

آج کے مسلمانوں میں قوت اور طاقت نہیں سب بے دینی کی طرف مائل ہیں۔پیغمبر اسلام ﷺ کے امتی اپنے پیغمبر کی رسوائی کا باعث بن رہے ہیں۔ جو میری توحید کی خاطر لڑتے تھے اور بتوں کو فاش فاش کرتے تھے وہ اس دنیا سے اٹھ گئے ہیں۔ اور جو مسلمان دنیا میں موجود ہیں وہ بت بنانے والے ہیں 'تمہاری شراب 'شراب کے پیالے اور شراب کے خم وہ نہیں ہیں جو پہلے تھے۔ تم نے بیت اللہ کو پشت ڈال اپنے لیے کعبے تلاش کر لیتے ہیں۔ تم نے خداوں کی عبادت میں مصروف ہو۔ تم بالکل نئے اور بدلے ہوئے لوگ ہو۔ تمہارے باپ دادا کی مثال ابراہیمؑ جیسی تھی۔ اور تم آزاد ہو۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

شعر نمبر-8

صفحہ دہر سے باطل کو مٹایا کس نے؟ میرے کعبے کو جبینوں سے بسایا کس نے؟

نوع انساں کو غلامی سے چھڑایا کس نے؟ میرے قرآن کو سینیے لگایا کس نے؟

تھے تو آباد تمھارے ہی ،مگر تم کیا ہو؟؟

ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فراد ہو!

تشریح:

نظم "شکوہ "میں اقبالؒ نے اللہ تعالی سے جو گلا کیا تھا کہ تیری اس دنیا سے مسمانوں نے ہی کفر کو مٹایا اور جہالت کی غلامی کو ختم کیا میرے کعبے کو آباد کیا اور تیری کتاب کو انہی نے سینوں میں محفوظ کیا تھا۔ اللہ تعالی نے اقبالؒ کو مخاطب کرتے ہوے فرید فرمایا تمہارا یہ دعوی بالکل غلط اور لغو ہے کہ ہم نے باطل کے خلاف لڑ کر اسے صفحہ ہستی سے مٹایا تھا اور انسانیت کو غلامی سے نجات دلائی تھی۔ تمہاری یہ بات بھی درست نہیں کہ تم نے اپنی سجدوں سے کعبے کو زینت بخشی تھی۔ اور میرے قرآن کو سینوں سے لگا کر اس کے احکامات کی پیروی کی تھی۔ یہ

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

کارنامہ انجام دینے والے تمہارے آباو اجداد تھے۔ بتاو تم نے کیا کیا۔ تم تو بیکار اور نکمے ہو اور آئندہ کل کے منتظر رہتے ہو۔

شاعر نے آخری مصرے میں محاورے کا استعمال کیا ہے کہ تم تو ہاتھ پر ہاتھ دھر کے (ہاتھ پر ہاتھ دھرنا) بیٹھے ہو 'یعنی بالکل بے کار بیٹھے ہو اور آنے والے کل کے انتظار میں بیٹھے ہو کہ اللہ نے جو تقدیر میں لکھ دیا ہے بس وہی ملے گا' خود سے کوئی کام یا جستجو نہیں کر رہے ہو۔

شعر نمبر۔9

کیا کہا؟بہر مسلماں ہے فقط وعدۂ حور
شکوہ بے جا بھی کرے کوئی تو لازم ہے شعورر!

عدل ہے فاطر ہستی کا ازل سے دستور
مسلم آئیں ہوا کافر تو ملے حور و قصور

تم میں حوروں کا کوئی چاہنے والا ہی نہیں
جلوۂ طور تو موجود ہے موسیٰ ہی نہیں

تشریح:

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

تم کس منطق کے تحت یہ کہہ رہے ہو کہ کافروں کو دنیا میں حوریں دی گئی ہیں۔ اور مسلمان کے ساتھ حور کا صرف وعدہ کیا گیا ہے۔ اگر کوئی بے جا شکایت بھی کاتا ہے تو اس کے لیے لازم ہے کہ وہ شکایت کانے سے پہلے عقل سے کام لے کر خوب سوچ سمجھ کر شکایت کرے۔ شروع سے عدل و انصاف اس دنیا کے قانون میں شامل ہے۔ جب ہم نے دیکھا کہ غیر مسلم اسلامی آئین کی پابندی کر رہے ہیں تو ہم نے دنیا میں حوریں اور محلات انہیں عطا کر دیے۔ اگر ہم ایسا نہ کرتے تو یہ عدل و انصاف کے خلاف ہوتا مسلمانوں میں ایسا کوئی نظر نہیں جو اس جلوے کی حقیقت سے پردہ اٹھالے۔

تم مسلمانوں کو زندگی گزارنے کے لیے جو قانون (قرآن و سنت) اور اصول دیے گئے تھے۔ انھیں کفار نے اپنایا اور اس پر عمل کیا اور یہی وجہ ہے ان کو دنیا ہی میں خوبصورت عورتیں اور عالیشان محلات مل گئے اور چونکہ تم نے میرے بھیجے گئے قانون سے انحراف کیا اس لیے ان تمام کرامات سے محروم رہے۔

شعر نمبر۔10

تو نہ مٹ جائے گا ایران کے مٹ جانے سے　　　　نشہ مے کو تعلق نہیں پیمانے سے

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

ہے عیاں یورش تاتار کے افسانے سے　　　پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

کشتیِ حق کا زمانے میں سہارا تو ہے

عصرِ نو رات ہے' دھندلا سا ستارا تو ہے

تشریح:

علامہ اقبالؒ نے نظم "شکوہ "میں مسلمانوں کی زبوں حالی اور خوار ہونے کا گلا کیا تھا اور اس دور میں ایران بھی مغربی قوتوں کے زیر اثر تھا اور اقبال چونکہ وطنیت سے زیادہ ملت کے وجود کا قائل ہے۔یہی وجہ ہے کہ انھوں نے اس بند میں مسلمانوں کی ہمت بندھائی ہے۔

اے مسلمان! تمہارا وجود ایران کے مٹ جانے سے نہیں مٹ سکتا۔ شراب کے نشے کے لیے شراب خانے کی ضرورت نہیں تو کسی خاص ملک کا وارث نہیں۔ جو اللہ کا ملک ہے وہ تمہارا ملک ہے۔یہ بات ظالم اور اسلام دشمن تاتاریوں کی کہانی سے واضح ہو گئی ہے کہ بتوں کے پوجنے والے کعبے کے نگہبان بن گئے۔یہ تیری ذمہ داری ہے کہ سمندر کی موجوں میں تو حق کی کشتی کا سہارا بنے۔ موجودہ زمانے میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور تو اس اندھیرے میں ایک دھندلے ستارے کی مانند ہے۔تو اگر چاہے تو اس رات کو روشن کر سکتا ھے۔شاعر کہتا ہے مسلمانوں! تم ہی

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

دنیا میں اللہ تعالی کے پیغام اور اس کے نام کو پھیلانے کے مجاز ہو۔ اگر آج کا زمانہ ایک رات کی طرح ہے تو تم اس صبح کے وقت چمکنے والے ستارے کی مانند ہو جو دنیا کو ایک نئی سحر کی نوید دیتی ہے۔

شعر نمبر۔11

مثل بو قید ہے غنچے میں، پریشان ہو جا
رخت بر دوش ہوائے چمنستاں ہو جا

ہے تنک مایہ، تو ذرے سے بیاباں ہو جا
نغمہء موج سے ہنگامہ ء طوفان ہو جا

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر ے میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کر دے

تشریح:

اقبالؒ نے مسلمانوں کو اس خوشبو سے تشبیہ دی جو کلی میں بند ہو۔ خوشبو کی پہچان تب ہی ہوتی ہے جب وہ کلی سے باہر نکل آے۔اس لیے اقبالؒ مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ تم بھی ایک وطن کے حصار سے نکل کر پوری دنیا میں ایک مسلم ملت کی حیثیت سے ابھر اور اخوشبو کی طرح چمن کی ہواوں پر سوار ہو کر پوری کائنات میں پھیل جاو۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

جس طرح خوشبو غنچے میں بند ہوتی ہے اسی طرح تو بھی اپنے خول میں بند ہے۔ اس خول سے نکل کر منتشر ہو جاو اور سامان سفر اپنے کاندھے پر ڈال کر چمن کی ہوا کی طرح ہر طرف چھا جاو۔ تو بے حیثیت نہیں اگر تو چاہے تو بیابان بن سکتا ہے موج کے ہلکے سے نغمے کو طوفان کے ہنگامے میں تبدیل کر دیے تو عشق کے زور سے کر سکتا ہے۔ اگر دل میں میرا سچا عشق ہے۔ تو پست کو بلند کر سکتا ہے اور دنیا کو محمد ﷺ کے نام سے منور کر سکتا ہے۔

مسلمان اب بھی اگر اللہ تعالی اور حضرت محمد ﷺ سے حقیقی عشق کی قوت سے مالا مال ہو جائے تو اس کے زور پر وہ مسلمانوں کو پستی سے نکال کر آسمان کی بلندیوں پر پہنچا سکتا ہے اور پوری دنیا کو حضرت محمد ﷺ کے اسوہ حسنہ کے بل پر روشن کر سکتا ہے اس لیے اے مسلمانو ں! اٹھو اور اس دنیا کو محمد ﷺ کے اسوہ کامل سے دنیا کو منور کر دو۔

شعر نمبر۔12

ہر کوئی مست ذوق تن آسانی ہے　　تم مسلماں ہو یہ انداز مسلمان ہے؟

حیدری ؓفقر ہے، نے دولت عثمانی ہے　　تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

تشریح:

اے مسلمان! تو سست، کاہل اور بیکار ہے۔ تم اپنے آپ کو کیسے مسلمان کہہ سکتے ہو۔ تمہارے طور طریقہ اور وضع قطع مسلمانوں جیسا نہیں تم میں نا تو حضرت علیؓ کی طرح بے نیازی اور فقر موجود ہے۔ اور نا حضرت عثمان کی طرح سخاوت، تم اپنے بزرگوں کی برابری کا دعویٰ کیسے کر سکتے ہو جبکہ ان کی ایک بھی عادت تم میں موجود نہیں۔ تمہارے بزرگ پکے مسلمان تھے اور اقوام عالم میں سب سے زیادہ معزز تھے۔ جبکہ تم نے قرآن کے احکامات سے روگردانی کی اس لیے زمانے سے ذلیل و خوار ہوئے۔

شعر نمبر۔13

عقل ہے تیری سپر عشق ہے شمشیر تری　　مرے درویش! خلافت ہے جہانگیر تری

ماسوا اللہ کے لیے آگ ہے تکبیر تری　　تو مسلماں ہو تو تقدیر ہے تدبیر تری

کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وفا اگر تو ہم تیرے ہیں

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

یہ جہاں چیز ہے کیا لوح قلم و تیرے ہیں

تشریح:

یہ نظم "جواب شکوہ" کا اخری بند ہے جس میں علامہ اقبالؒ اس نظم کا نچوڑ (حاصل کلام) پیش کرتے ہیں اور مسلمانوں کو ان کی اصل طاقت اور ہتھاروں کے بارے میں بتاتے ہیں کہ اے مسلمان ! تیری دانائی اور سمجھ تیرے لیے ڈال اور عشق رسول ﷺ تلوار کی مانند ہے۔

اس شعر میں اللہ تعالی مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے اے مسلمان ! اللہ سے سچا عشق ہی تیرا ہتھیار ہے۔ اور تو اپنی حفاظت عقل سے کر سکتا ہے۔ اے میرے فقیر بندے ! تو پوری دنیا کا وارث ہے اور پوری دنیا کا خلیفہ ہے۔ تیری تکبیر کی آوازیں کافروں کے لیے آگ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اگر تو واقعی مسلما ن ہے تو تو اپنی تقدیر کو بدل سکتا ہے۔ اگر تو نے اپنے پیغمبر ﷺ کے نقش قدم پر چلنے کا ارادہ کیا تو میں بھی تمہارے ساتھ رہوں گا اور اس دنیا کی خلافت تو بہت معمولی سے ہے۔ میں لوح و قلم کو بھی تیرے اختیار میں دے دونگا۔

اقبالؒ نے اپنی بات ایک نقطے پر مرکوز کرتے ہوئے کہا کہ اے مسلمان ! اگر تو نے صحیح معنوں میں حضرت محمد ﷺ کی وفا داری یعنی اصل معنوں میں اطاعت اختیار کی تو یہ دنیا اور اس کی موجودات تو بہت حقیر لوح و قلم یعنی وہ تختی جس پر تقدیر لکھی ہے اور وہ قلم جس سے تقدیر لکھی جاتی ہے یہ دونوں اللہ تعالی تجھے عطا کرے گا۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

مشق

سوال نمبرا۔ نظم کے مطابق درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) علامہ اقبال کی یہ نظم کس ہیت میں لکھی گی ہے؟

جواب: علامہ اقبال کی یہ نظم جواب شکوہ مسدس کی ہیت میں لکھی گی ہے۔فرشتے عرش کے آس پاس انسان کی آواز سن کر حیران ہوئے۔ایسی نظم کے ہر بند میں چھ مصرعے ہوں۔اسے مسدس کہتے ہیں۔

(ب) شکوہ سن کر فرشتے نے کن خیالات کا اظہار کیا؟

جواب: فرشتے عرش کے اس پاس انسان کی آواز سن کر حیران ہوئے۔شاعر کا شکواہ سن کر فرشے حیرانگی سے ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ ہم تمام عرش والے بنی نوع انسان کا نالہ و فریاد عرش تک پہنچنے کے بھید کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔وہ طنزیہ لہجے میں کہتے ہیں کہ مٹھی بھر خاک سے بنے ہوے اس انسان کے پہنچ آسمان تک کیسے ہوتے

www.Perfect24u.com

ہے؟اور کیا اس کی پرواز اتنی بلند ہے کے اس کی صدا عرش بریں تک پہنچ گی۔یہ اہل زمین تو مراتب اسمان سے بلکل بے خبر ہیں۔یہ اتنے بے باک اعربد تہذیب ہیں کہ اللہ تعالی سے بھی ناراض ہونے کی جرأت کر رہے ہیں۔یہ نادان اتنا بھی نہیں جانتے کہ اپنے مہربان خدا سے سوال کتنا عاجزی سے کیا جاتا ہے۔یہ انسان تو جھگڑ رہا ہے۔

(ج) اس نظم میں موجودہ دور کے مسلمانوں کن کمزویوں اور خامیوں کا ذکر ہے؟

جواب: موجودہ دور کے مسلمان کمزور ہے۔بے دینی کی طرف مائل ہے۔ان میں کوئی بت شکن نہیں سب بت گر ہے۔یہ اتنے بے حس و حرکت ہوگیے ہیں کہ سب کچھ تقدیر پر چھوڑ دیا ہے۔ اسلام کے جن تعلیمات سے ان کو فیض یاب ہونا چاہیے تھا اس سے غیر مسلم مستفید ہورہے ہیں۔اور ہی عمل دنیا میں مسلمانوں کی بربادی اور رسوائی کا سبب بنا۔

(د) اس نظم سے ایسے مصرعے چُن کر لکھیں جن میں صنعت تلمیح کا استعمال ہو؟

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

جواب: تلمیح کے لفظی معنی اشارہ کے ہیں۔ جب کسی شعر میں آیت، حدیث یا تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ کیا جائے تو اس کو صنعت تلمیح کہتے ہیں۔ مثلاً آتش نمرود، کوہِ طور، زلیخا، ابن مریمؑ۔

جن میں صنعتِ تلمیح کا استعمال کیا، حسب ذیل ہیں:

۱۔ تھا جو مسجود و ملائک یہ وہی آدمؑ ہے۔

۲۔ تھا ابراہیمؑ پدر اور پسر آذر ہیں۔

۳۔ پاسبان مل گئے کعبے کے صنم خانے سے۔

۴۔ حیدری فقرؓ ہے، نے دولت عثمانیؓ ہے۔

۵۔ آگئی خاک چنگی کو بھی پرواز ہے کیا!

مصرے میں خاک کی چنگی صنعت تلمیح ہے۔ جس میں آدمؑ کی طرف اشارہ ہے جنھیں مٹی سے بنایا گیا تھا۔

۶۔ بت شکن اٹھ گئے، باقی جو رہے بت گر ہیں

دوسرے مصرعے میں صنعت تلمیح بت شکن ہے۔ جس سے مراد محمود غزنویؒ ہے جنھوں نے سومنات مندر کے بت کے بت توڑے

تھے۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

۷۔ جلوہ طور تو موجود ہے موسی ہی نہیں

تیسرے مصرے میں "جلوہ طور" اور حضرت موسیٰ "کو صنعت تلمیح کے طور پر استعمال کیا ہے اور کاہ طور پر پیش آنے والے واقعے کی طرف اشارہ۔

۸۔ ہے عیاں یورش تاتار کے افسانے سے

چوتھے مصرے میں "یورش تاتار "چنگیز خان (تاتاری) کے بغداد دیگر مسلمان سلاطین پر حملوں کی طرف اشارہ ہے۔

(ہ) اس نظم کا نام جواب شکوہ کیوں رکھا گیا ہے۔

جواب: علامہ اقبال ؒ نے شکوہ کے نام سے ایک نظم لکھی جس میں انھوں نے مسلمانوں کی زبوں حالی کا نقشہ اللہ تعالی سے شکایات کی صورت میں کھنچا ہے۔ اقبال کا انداز کہیں کہیں احتجاج پر مبنی ہے۔ اس وجہ سے اس کے علما نے اقبالؒ کو اللہ کے حضور گستاخی کا مرتکب ٹھہرایا اور انھیں کہا کہ وہ اللہ تعالی سے .توبہ. کرے۔ اس لیے اقبال نے شکوہ کے جواب میں زیر نظر نظم جواب شکوہ کہی۔ اس میں ایک مسلمان کے منہ سے نظم شکوہ میں جن شکایت کا ذکر اقبال ؒ نے کیا ہے جواب شکوہ میں انھی شکایات کے جواب انھوں نے اللہ تعالی کی طرف سے دیے ہیں۔ شکوہ جو

www.Perfect24u.com

کچھ کیا گیا تھا۔ جواب شکوہ میں ان شکایتوں کے جوابات دیے گے تا کہ مسلمانوں کو معلوم ہو جائے کہ انھیں زوال کیوں آگیا تھا اور اب دوبارہ کیسے ترقی کر سکتے ہیں۔

(و) بت بھی ہیے کی تشریح کریں۔

جواب : موجودہ دور کے مسلمان اپنے نفس کی خواہشات اس طرح مانتے ہیں جیسے نفس کی پوجا کر رہیں۔ ہر کوئی اپنی ذات اور نسل کو بتوں کی طرح پوجھ رہا ہے۔ اقتدار کی ہوس کی بھی بتوں کی طرح پوجا ہو رہی ہے۔ یہ اس دور کے نے بت ہیں۔ اللہ تعالی کی ذات پر یقین چھوڑ کر غیر اللہ کے معتقد ہو گیے ہیں۔ اور ان سے اپنی امیدیں وابستہ کر لی ہیں اور دنیاوی خواہشات کے غلام ہو گیے ہیں۔ اللہ کی واحدنیت پر ایمان رکھنے کی بجائے شرک کا راستہ اختیار کر لیا ہے۔

(ز) آخری بند میں کس چیز کو مسلمان کی شمشیر کہا گیا ہے؟

جواب: اقبالؒ نے عشق کو مسلمان کی شمشیر کہا ہے۔ عشق سے مراد عشقِ خدا اور رسول ﷺ ہے۔ دنیا کے تمام بڑے بڑے کارنامے عشق سے انجام پاتے ہیں۔ عشق زبردست قوت اور پُر زور لگن کا نام ہے۔ مسلمان عشق سے اس طرح کام لیتا ہے جیسے ایک مجاہد تلوار کے جوہر دکھاتا ہے۔ مسلمان کے اصل ہتھیار تو عقل و عشق ہیں جن میں

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

عقل ایک تلوار کا کام دیتی ہے۔ عقل سے مسلمان کے اُن نکتہ چینیوں کا جواب بے باکی سے دے سکتے ہیں جو وہ دینِ اسلام پر کرتے ہیں۔

(ح) اُمتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسوائی کا کیسے باعث بنتے ہیں؟

جواب: موجودہ دور کے مسلمان قرآن و حدیث کی تعلیمات سے بے خبر ہیں۔ اپنی من مانی کرتے ہیں یہ خود غرض اور مطلب پرست بن گئے ہیں۔ اس طرح موجودہ مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسوائی کا سبب بن رہے ہیں۔ قرآن و سنت کی تعلیمات سے روگردانی کی وجہ سے ہی مسلمان اُمتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے باعث بدنامی ہوئے۔ خدا کو چھوڑ کر غیر اللہ کے بندے بن گئے ہیں۔ اسی وجہ سے وہ اپنے پیغمبر کی رسوائی کا سبب بن رہے ہیں۔

(ط) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے کا کیا انعام ہے؟

جواب: اگر مسلمانوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچے محبت کی تو دنیا کی حکومت بھی عطا کی جائے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں پر اپنی انفرادی اور قومی زندگی گزارنے کی کوشش میں مصروف ہو۔

www.Perfect24u.com

آپ ﷺ کی محبت کا انعام یہ ہے کہ اسے دنیا میں بھی بڑی بڑی کامیابیاں ملتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ سے محبت ہی دنیا و آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے۔ سنتِ رسولؐ کو اپنانے سے نہ صرف یہ دنیا مسلمانوں کے تابع ہوگی بلکہ "لوح و قلم "یعنی وہ تختی اور قلم جس کے ذریعے آسمانوں پر انسان کی تقدیر لکھی ہے وہ مسلمانوں کے دائرہ اختیار میں ہوں گے۔

(ی) دنیا میں کس کے نام کی برکت سے روشنی کرنے کی تلقین کی گئی ہے؟

جواب: اللہ تعالی نے مسلمانوں کو ہدایت کی ہے کہ صرف اور صرف محمد ﷺ کے نام سے دنیا کو منور کیا جاسکتا ہے۔ شاعر نے "اسمِ محمدؐ" سے دنیا میں اُجالا کرنے کی تلقین کی ہے کہ اپنے پیارے نبی ﷺ کا نام پوری دنیا میں پھیلادو۔ اُن کے لائے گئے دین اسلام کے نور سے ساری دنیا کے انسانوں کے دلوں کو منور کردو۔ جب مسلمان اپنے اخلاق و کردار کو نبی کریم ﷺ کے طریقے پر ڈھال لیں گے تو غیر مسلم ان کے بلند اخلاق دیکھ کر اسلام کی روشنی میں آتے چلے جائیں گے۔

سوال نمبر ۲۔ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیں: منفعت، مصلحت، رمضان، اسرار، سپر۔

جواب:

الفاظ	اعراب کے ساتھ	الفاظ	اعراب کے ساتھ
منفعت	مَنْفَعَت	اسرار	اَسْرَار
مصلحت	مَصْلَحَت	سپر	سِپَر
رمضان	رَمَضَان		

سوال نمبر۳۔ وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر

اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

کلام میں دو چیزوں کا ذکر کر کے دونوں کے درمیان فرق بتانے کو صنعتِ تفریق کہتے ہیں۔اس نظم میں کم از کم تین ایسے اشعار تلاش کر کے لکھیں جن میں صنعتِ تفریق کہا جاتا ہے۔

جواب: کسی شعر میں دو چیزوں کا ذکر کر کے دونوں کے درمیان فرق بتانے کو صنعتِ تفریق کہا جاتا ہے۔ جیسے

۱۔ ؎ وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر

اس شعر میں قدیم دور کے مسلمانوں اور موجودہ دور کے مسلمانوں کے اخلاق و کردار کا فرق واضح کیا گیا ہے۔

۲۔ ؎ بت شکن اٹھ گئے، باقی جو رہے بت گر ہیں

تھا ابراہیمؑ پدر اور پسر آزر ہیں

اس شعر میں بھی بتایا گیا ہے کہ دور قدیم کے مسلمان بُت توڑنے والے تھے۔ موجودہ دور کے مسلمان بُت بنانے والے ہیں۔

۳۔ ؎ تھے تو آباء وہ تمھارے ہی، مگر تم کیا ہو؟

ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہو!

قدیم دور کے مسلمان محنت کرنے والے تھے اور تم بے کار بیٹھے رہتے ہو۔ یہ فرق بتایا گیا ہے۔

۴۔ ؎ حیدریؓ فقر ہے، نے دولتِ عثمانیؓ ہے

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے

صحابہ اکرام اور موجودہ مسلمانوں کے کردار کا فرق بتایا گیا ہے۔

سوال نمبر ۴۔ درست لفظ چن کر خالی جگہ پر کریں۔

جواب: (الف) "جواب شکوہ "دراصل اقبال کی ایک اور نظم گروہ کا جواب ہے۔

(ساقی نامہ، خضر راہ، فکروں، طلوع اسلام)

(ب) آئی آواز غم انگیز ہے افسانہ تیرا (افسانہ پاشد، دیوانہ، مے خانہ)

(ج) قدسی الاصل ہے رفعت پہ نظر رکھتی ہے۔

(دولت، ثروت، رفعت، قدرت)

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

(د) بات کرنے کا سلیقہ نہیں نادانوں کو

(انسانوں، نادانوں، دیوانوں، حیوانوں)

سوال نمبر۵۔ اس نظم میں کم از کم دس ہم قافیہ الفاظ چن کر لکھیں۔

جواب: نظم کے ہم قافیہ الفاظ:

نظر۔گذر	چالاک۔بیباک	رضوان۔انسان	آواز۔راز
سائل۔منزل	خوگر۔پیغمبر	بت گر۔آزر	حور۔شعور
دستور۔قصور	بیاباں۔طوفان	مسلماں۔قرآں	تکبیر۔تدبیر

سوال نمبر۶۔ اس نظم میں جو فارسی تراکیب استعمال ہوئی ہیں ان میں سے کم از کم دس تراکیب لکھیں۔

جواب: نظم کی فارسی تراکیب:

(۱) لوح و قلم	(۲) دولت عثمانی	(۳) نغمہ موج	(۴) عمر نو

More Notes, Books Fbise Visit Now: www.perfect24u.com

(۵)یورش تاتار	(۶)جلوہ طور	(۷)حورو قصور	(۸)شان کئی
(۹)شوخ و گستاخ	(۱۰)طاقت گفتار	(۱)سُکان زمیں	(۱۲)پیر گردوں

نظم:

۱۔ نظم کے لفظی معنی ہیں "پرونا" ہے موتی لڑی میں پروئے جاتے ہیں۔ ادب کی رُو سے اشعار کے مجموعے کو نظم کہتے ہیں۔

۲۔"کسی ایک خیال یا موضوع کے تحت لکھے گئے اشعار کو نظم کہتے ہیں"۔

پابند نظم:

اس نظم میں وزن اور بحر کے ساتھ ساتھ قافیہ اور بسا اوقات ردیف کی پابندی بھی ضروری ہوتی ہے۔

www.Perfect24u.com